نماز جنازہ میں بدمذہبوں کی شرکت پر

شریعت کا حکم

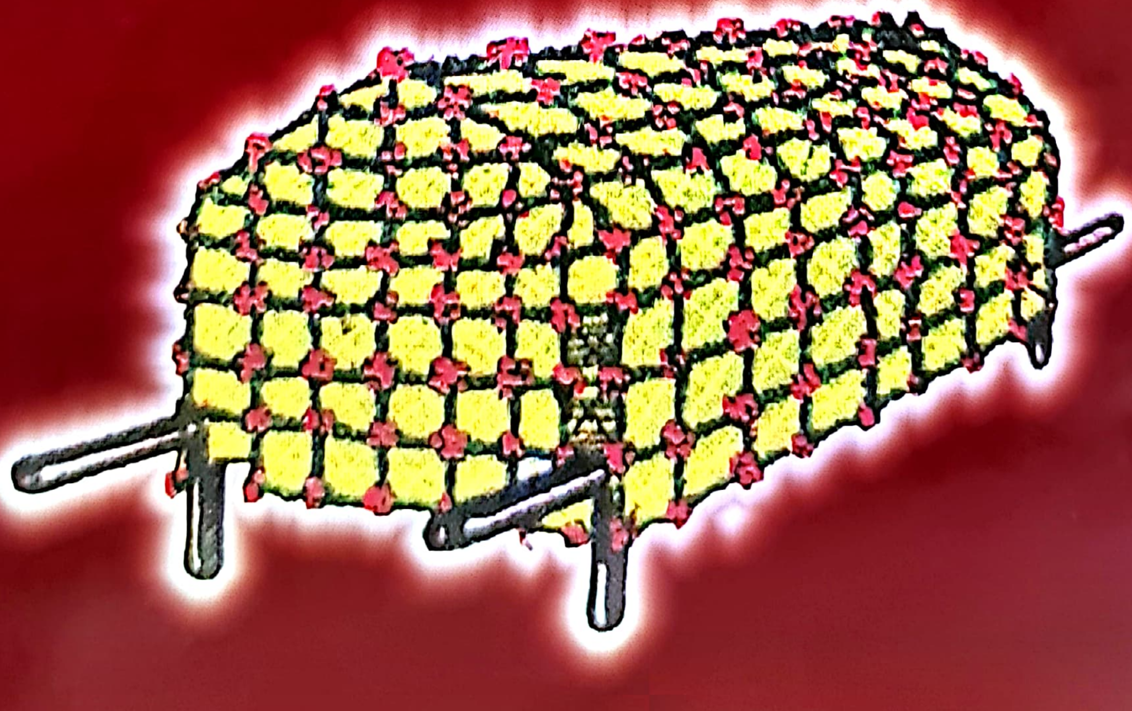

ناشر

رضا اکیڈمی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بفیض حضور مفتی اعظم حضرت علامہ شاہ محمد مصطفےٰ رضا قادری برکاتی نوری قدس سرہٗ

نماز جنازہ میں بدمذہبوں کی شرکت پر

شریعت کا حکم

بموقع چہلم

۲۰ر جمادی الاولیٰ ۱۴۳۳ھ/ ۱۳ر اپریل ۲۰۱۲ء بروز جمعہ

مرحوم محمد نعیم قادری رضوی (روکاڑیا)

وفات: شب ۱۱ر ربیع الآخر ۱۴۳۳ھ مطابق ۴ر مارچ ۲۰۱۲ء

ناشر

رضا اکیڈمی

۵۲ر ڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک، ممبئی ۹

سلسلۂ اشاعت نمبر ۷۱۳

خدا کو یاد کر پیارے وہ ساعت آنے والی ہے

اندھیری رات ہے غم کی گھٹا عصیاں کی کالی ہے
دل بے کس کا اس آفت میں آقا تو ہی والی ہے

نہ ہو مایوس آتی ہے صدا گور غریباں سے
نبی امت کا حامی ہے خدا بندوں کا والی ہے

اترتے چاند ڈھلتی چاندنی جو ہو سکے کر لے
اندھیرا پاکھ آتا ہے یہ دو دن کی اجالی ہے

ارے یہ بھیڑیوں کا بن ہے اور شام آگئی سر پر
کہاں سویا مسافر ہائے کتنا لا ابالی ہے

اندھیرا گھر اکیلی جان دم گھٹتا دل اکتاتا
خدا کو یاد کر پیارے وہ ساعت آنے والی ہے

زمیں تپتی کٹیلی راہ بھاری بوجھ گھائل پاؤں
مصیبت جھیلنے والے ترا اللہ والی ہے

نہ چونکا دن ہے ڈھلنے پر تری منزل ہوئی کھوٹی
ارے او جانے والے نیند یہ کب کی نکالی ہے

رضاؔ منزل تو جیسی ہے وہ اک میں کیا سبھی کو ہے
تم اس کو روتے ہو یہ تو کہو یاں ہاتھ خالی ہے

(از حضور اعلیٰحضرت قدس سرہٗ)

۷۸۶/۹۲

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلۂ ذیل میں کہ

آج جب کہ بد مذہب وہابی دیوبندی شیعہ بوہری وغیرہم باطل فرقے عام سنیوں کو رجھانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتے اور کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے اور عام سنی ان لوگوں کا ظاہر دیکھ کر ان لوگوں کے دام میں پھنستے چلے جاتے ہیں۔ اور یہ لوگ بالخصوص دکھ کے موقع پر ہمدردی ظاہر کرنے کے لئے ضرور پہنچ جاتے اور سنی عوام بے چارے جانکاری کے فقدان کی وجہ سے ان لوگوں کا آنا جانا صحیح سمجھتے اور شادی ونکاح اور جنازے میں ان سب کا آنا برا نہیں جانتے بلکہ اگر کوئی ان بد مذہب وہابیہ دیابنہ وغیرہم کو دور ونفور کرنے کے لئے کوئی طریقہ اپناتے تو کچھ لوگوں کو اچھا نہیں لگتا بلکہ طرح طرح کی باتیں کرتے مثلاً سنی کے جنازے میں اور محفل نکاح میں دیوبندی، وہابی بوہری اور شیعہ وغیرہم کے شریک ہونے پر اعلان کیا جاتا ہے کہ "کوئی بھی دیوبندی، وہابی، بوہری، شیعہ وغیرہم جنازے میں شریک نہ ہوں"۔ یا محفل نکاح میں یہ اعلان کرتے کہ "کسی بھی بد مذہب کو نکاح میں نہ بلایا گیا ہے اور نہ آنے کی اجازت ہے اگر کوئی آ گیا ہے تو نکل جائے"۔ اس طرح کے اعلان پر کچھ لوگوں کو اعتراض ہوتا ہے اور برا مانتے اور بولنے لگتے ہیں کہ

(۱) ایسا اعلان نہیں کرنا چاہیے۔ یہ نئی بدعت کہاں سے لے کر آئے؟

(۲) ایسا اعلان کرنے پر اگر کوئی کفریہ کلمہ بک دے تو اس کا ذمہ دار کون؟

(۳) کیا ہمارے اسلاف حضور مفتی اعظم، حضور حافظ ملت، حضور مجاہد ملت، محبوب ملت وغیرہم کے جنازے میں اس طرح کا اعلان کیا گیا تھا؟

(۴) حالات کے تقاضے کے مطابق اس طرح کا اعلان نہیں کرنا چاہیے۔

(۵) اس طرح کا اعلان کر کے آپس میں انتشار پیدا کرتے ہیں۔

امر طلب یہ ہے کہ

(۱) اس طرح کی باتیں کرنے والوں پر شریعت کا کیا حکم نافذ ہوتا ہے؟

(۲) طاقت کے باوجود یہ جانتے اور دیکھتے ہوئے کہ محفل نکاح یا جنازہ میں بدمذہب وہابی دیوبندی بوہری شیعہ وغیرہم شریک ہیں منع نہ کرے تو اہل خانہ اور شریک سنیوں پر کیا حکم نافذ ہوتا ہے؟

(۳) اگر اعلان کرنے والے کو سنی لوگ زجر وتوبیخ، ڈانٹ ڈپٹ کریں اور ماریں پیٹیں یا واضح لفظوں میں یا اشارے سے اعلان کرنے سے روکیں تو شریعت کا کیا حکم ان لوگوں پر نافذ ہوتا ہے؟

(۴) اگر اعلان کرنے والے کے اعلان پر کوئی شخص کفریہ کلمہ بک دے تو کلمۂ کفر بکنے والے پر اور اعلان کرنے والے پر کیا کیا حکم نافذ ہوگا؟

(۵) نماز جنازہ میں بدمذہب وہابی دیوبندی شیعہ بوہری وغیرہم شریک ہوں تو نماز جنازہ میں کوئی نقص آئے گا یا نہیں؟ امام اور سنی لوگوں پر کیا حکم لگے گا؟

جب کہ اعلیٰحضرت امام احمد رضا قادری قدس سرہٗ فتاویٰ رضویہ جلد سوم صفحہ ۳۵۵ و ۳۵۶ میں فرماتے ہیں کہ ”کافر کی نماز باطل تو وہ جس صف میں کھڑے ہوں گے اتنی جگہ خالی ہوگی اور صف قطع ہوگی اور قطع صف حرام ہے۔ تو جتنے اہل سنت ان کی شرکت پر راضی ہوں گے یا باوصف قدرت منع نہ کریں گے سب گنہگار و مستحق وعید عذاب ہوں گے اور نماز میں بھی نقص آئے گا کہ قطع صف مکروہ تحریمی ہے اور اگر صرف ایک ہی صف ہو اور اس کے کنارہ پر غیر مقلد کھڑا ہو تو اس صورت میں اگرچہ فی الحال قطع صف نہیں مگر اس کا احتمال واندیشہ ہے کہ ممکن کہ کوئی مسلمان بعد کو آئے اور اس غیر مقلد کے برابر یا دوسری صف میں کھڑا ہو تو قطع ہو جائے گا اور جس طرح فعل حرام حرام ہے یوہیں وہ کام کرنا جس سے فعل حرام کا سامان مہیا اور اس کا اندیشہ حاصل ہو وہ بھی ممنوع ہے ولہٰذا حدود اللہ میں فقط وقوع کو منع نہ فرمایا بلکہ ان کے قرب سے بھی ممانعت ہوئی کہ تِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰہِ فَلَا تَقْرَبُوْھَا مع ہٰذا ابن حبان کی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لاتصلوا علیھم ولا تصلوا معھم نہ ان کے جنازہ کی نماز پڑھو نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو۔ بدمذہبوں کے ساتھ نماز نہ پڑھو“۔ ”ان کے عقائد باطلہ تکذیب خدا و توہین رسول کے باعث ان کی نماز ہی نہیں تو جماعت میں ان کا کھڑا ہونا بالکل ایسا ہے کہ ایک شخص بے نماز بیچ میں داخل ہے اس سے صف قطع ہوگی اور صف کا قطع کرنا حرام۔ حدیث میں فرمایا من

وصل صفا وصله الله ومن قطع صفا قطعه الله حدیث میں حکم فرمایا کہ نماز میں خوب مل کر کھڑے ہو کہ بیچ میں شیطان نہ داخل ہو۔ یہاں آنکھوں دیکھا شیطان صف میں داخل ہے یہ جائز نہیں تو بشرط قدرت اسے ہرگز اپنی جماعت میں نہ شامل ہونے دیں''۔

(٦) نماز جنازہ سے نکلنے کے اعلان پر اگر کوئی نماز جنازہ سے نکل جائے جیسا کہ ان بد مذہب وہابی دیوبندی شیعہ بوہری وغیرہم فرقے کے لوگ نکل بھی جاتے ہیں پھر اہل خانہ میں سے کوئی سنی ان نکلنے والوں سے یہ کہتے ہوئے معذرت چاہے کہ ''اہل خانہ کی طرف سے اعلان کی اجازت نہیں دی گئی تھی'' تو معذرت چاہنے والے پر کیا حکم لگے گا۔

(٧) محفل نکاح میں شریک سنی افراد پر اور نکاح پڑھانے والے پر اور سنی ولی پر کیا حکم لاگو ہوگا؟۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں سوال نمبر کے مطابق نمبر وار جواب عنایت فرما کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔

المستفتی عبدالغفار رضوی
۵۲، رڈونٹاڈا سٹریٹ، کھڑک، ممبئی ۹

(۱)

۸۶/۹۲ء

الجواب : ان لوگوں کی یہ باتیں درست نہیں ہیں وہ اس سے رجوع کریں۔ انتشار تو خود ان بد مذہبوں کی طرف سے ہے۔ اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کر کے دنیا بھر میں انتشار پیدا کر دیا اگر ان کی وہ کتابیں نہ ہوتیں جو عقائد باطلہ فاسدہ پر مشتمل ہیں تو پھر انتشار کا منہ مسلمانوں کو نہ دیکھنا پڑتا وجہ انتشار تو دراصل ان کی یہی کتابیں ہیں۔ اس اعلان سے کیا انتشار پیدا ہوگا کہ لوگ ایسی باتیں کرتے نظر آتے ہیں جب وہ اپنے عقائد باطلہ فاسدہ سے خود ہی مسلمانوں سے کٹ چکے ہیں تو پھر ہماری میت میں کیوں آتے ہیں شادی بیاہ وغیرہ میں شرکت کیوں کرتے ہیں۔ نہ وہ آئیں گے نہ اعلان ہوگا۔ ہم ان کی مسجد میں ان کی جماعت میں یا اور کسی تقریب میں شرکت ناجائز سمجھتے ہیں اور نہیں شرکت کرتے ہیں وہ کیوں آتے ہیں اور کیوں شرکت کرتے ہیں۔ معاذ اللہ معاذ اللہ جو اس اعلان پر کفر بک دے تو اس کا وبال اس کی گردن پر۔ مگر ان بد مذہبوں کی شرکت کو دیکھتے ہوئے سنی صحیح العقیدہ مسلمان بھی ان کی میت میں اگر شریک ہو گئے اور ان کے لئے دعائے مغفرت کر دی اس بناء پر ان پر جو حکم کفر عائد ہوگا اس کا ذمہ دار کون ہوگا؟ ان کی شرکت سے دلوں میں جو الفت و محبت پیدا ہوگی جو ناجائز وحرام ہے تو پھر اس کا ذمہ دار کون ہوگا؟ خداوند قدوس کا تو یہ ارشاد ہے وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ لا ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ چھوئے گی۔ اس سے معلوم ہوا کہ خدا کے نافرمانوں کے ساتھ یعنی کافروں اور بے دینوں اور گمراہوں کے ساتھ میل جول رسم وراہ مودت ومحبت ان کی ہاں ہاں میں ملانا اور ان کی خوشامد میں لگا رہنا ممنوع ہے۔ ہمارے اسلاف کے جنازہ میں اعلان نہیں کیا گیا مگر اعلان کیا جاتا تو اس قسم کی باتیں نہیں ہوتیں جو لوگ کر رہے ہیں۔ حضور مفتی اعظم علیہ الرحمہ کے جنازہ میں جو بد مذہب شریک تھے معلوم ہو جانے پر سنی صحیح العقیدہ حضرات ان کو منع کرتے ہوئے نظر آئے ان بد مذہبوں کو روکتے بھی تھے اور صف سے الگ بھی کرتے تھے دو تین سکھ کو بھی صف سے ہٹایا گیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۲۔شرکاء بھی گنہگار اور اہل خانہ بھی جو مسلمانوں میں سر برآوردہ ہو جوان کے منع پر بلا فتنہ وفساد قدرت رکھتا ہو اس پر لازم کہ بد مذہبوں کو شرکت سے روکے۔ مسلمانوں کو نرمی وتفہیم اور جو نہ مانے اسے ہر جائز سختی وتشدد کے ساتھ ان کے میل جول سے باز رکھے کہ یہ نہی عن المنکر ہے اور نہی عن المنکر تا حد قدرت ضروری۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۳۔سنیوں کو ڈانٹ ڈپٹ کرنے کے بجائے بد مذہبوں کو ڈانٹ ڈپٹ کریں کہ وہ سنیوں کے پاس نہ آئیں اور ان کی جماعت میں شریک نہ ہوں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا **ایاکم و ایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم** ان کو اپنے سے دور رکھو اور ان سے دور رہو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ یہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اعلان ہے پھر سنی حضرات سنیوں کو اعلان سے کیوں روکتے ہیں یہ اعلان تو نہی عن المنکر ہے جس کے اندر وسعت ہے اور وہ روکتا ہے اعلان کرتا ہے تو اس سے روکنا ممنوع ہے۔ اس سے وہ لوگ احتراز کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۴۔معاذ اللہ جو کفر بک دے اس کا وبال اس کی گردن پر اعلان کرنے والے پر کوئی جرم عائد نہیں ہوگا **لقولہ تعالیٰ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی** ج سنی صحیح العقیدہ حضرات سے یہ بہت بعید ہے کہ اس اعلان سے وہ کفر بک دیں۔ جلسہ وجلوس میں بد مذہبوں کے خلاف تقریر یہ بھی ایک طرح اعلان ہی ہے تو کیا اس سے بھی روکا جائے گا اور یہ کہا جائے گا کہ اس تقریر سے کوئی کفر بک دے تو اس کا وبال کس پر ہوگا؟ ہرگز ہرگز ایسا نہیں کہا جائے گا۔ پھر اس اعلان کے بارے میں لوگ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں وہ ایسی بات سے رجوع کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۵۔ضرور نقص آئے گا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو ارشاد فرما ہی دیا **ولا تصلوا معھم** روکنے پر قدرت ہو اور نہ روکیں تو امام بھی گنہگار اور دیگر سنی حضرات بھی گنہگار۔ **والعیاذ باللہ تعالیٰ وھو تعالیٰ اعلم**

۶۔وہ اشد گنہگار حرام کار ہیں جو ان بد مذہبوں سے معذرت چاہتے ہیں ان پر اس سے توبہ لازم توبہ کریں اور آئندہ ایسا ہرگز نہ کریں اور کسی بد مذہب کو جنازہ وغیرہ میں ہرگز نہ بلائیں ان سے

دوررہنالازم۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۷۔ دیدہ و دانستہ ایسی مجلس میں شریک ہونے والے اور نکاح پڑھانے والے اشد گنہگار ہوں گے۔قال تعالیٰ وَاِمَّا یُنْسِیَنَّکَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ○. واللہ تعالیٰ اعلم

(۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب (۱) ان سوالات کے جوابات آپ نے خود ہی فتاویٰ رضویہ جلد سوم سے نقل کردیئے ہیں وہی کافی ہیں۔ ص ۳۵۵، ۳۵۶ جلد سوم کے جو اقتباس آپ نے نقل کیا ہے وہ بہت جامع ہے اور معتمد و مستند۔ اس طرح کی باتیں کرنے والے گمراہ ہیں ان پر توبہ واستغفار لازم ہے۔

فتاویٰ امجدیہ میں ہے وہابیوں سے میل جول ناجائز ہے۔ حدیث میں ایسے ہی لوگوں کے لئے فرمایا گیا ایاکم و ایاھم لایضلونکم ولا یفتنونکم ان کو دور کرو ان سے دور رہو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ مگر ان سے ملنے والا کافر جب ہی ہوگا کہ ان کے اقوال کفریہ پر مطلع ہو کر ان کو مسلمان جانے۔ الخ (ج ۴ ص ۴۶۸) وجہ یہ ہے کہ وہابی دیوبندی وغیرہ بدمذہب شان رسالت میں گستاخیاں کرنے اور ضروریات دین کا منکر ہونے کی وجہ سے کافر خارج از اسلام ہیں ان سے تعلق ناجائز ہے۔

حسام الحرمین میں ہے بالجملہ ھؤلاء الطوائف کلھم مرتدون خارجون عن الاسلام باجماع المسلمین وقد قال فی البزازیۃ والدرر والغرر والفتاوی الخیریۃ ومجمع الانھر والدر المختار وغیرھا من معتمدات الاسفار فی مثل ھؤلاء الکفار من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر. وقال فی الشفا الشریف ونکفر من لم یکفر من دان بغیر ملۃ الاسلام من الملل او وقف فیھم او شک. (ص ۹۰ مکتبہ رضا اکیڈمی)

(ترجمہ) خلاصہ کلام یہ کہ یہ باطل فرقے سب کے سب کافر و مرتد باجماع امت اسلام سے خارج ہیں۔ بزازیہ، درروغرر، فتاویٰ خیریہ، مجمع الانہر اور درمختار وغیرہا کتب معتمدہ میں ان کافروں کے حق میں فرمایا کہ جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ خود کافر ہے اور شفاء شریف میں فرمایا کہ جس نے ملت اسلام کے سوا کسی ملت کا اعتقاد کیا اسے جو شخص کافر نہ کہے یا توقف کرے بلکہ شک بھی کرے تو ہمارے نزدیک وہ کافر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) اہل خانہ اور شریک سنیوں پر توبہ و استغفار لازم ہے۔ احادیث مبارکہ میں ان کو اپنے سے دور کرنے اور ان سے دور رہنے کا حکم آیا ہے۔

صحیح مسلم شریف میں ہے **عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یکون فی اٰخر الزمان دجالون کذابون یأتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اٰباء کم فایاکم و ایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم.** الخ (مسلم شریف ج۱ ص۱۰)

(ترجمہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آخری زمانہ میں کچھ فریبی جھوٹے پیدا ہوں گے جو تمہارے پاس ایسی باتیں لے کر آئیں گے جن کو نہ تم نے سنا ہوگا اور نہ تمہارے آباواجداد نے۔ لہٰذا ان کو اپنے سے دور رکھنا اور ان سے خود دور رہنا کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں یا فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

فتاویٰ رضویہ میں ہے قادیانی، غیر مقلد، اہل قرآن، رافضی اور اسی طرح دیوبندی و نیچری غرض جو بھی ضروریات دین میں سے کسی شئ کا منکر ہو سب مرتد کافر ہیں ان کے ساتھ کھانا پینا سلام علیک کرنا ان کی موت و حیات میں کسی طرح کا کوئی اسلامی برتاؤ کرنا سب حرام ہے نہ ان کی نوکری کرنے کی اجازت نہ انہیں نوکر رکھنے کی اجازت کہ اُن سے دور بھاگنے اور انہیں اپنے سے دور کرنے کا حکم ہے۔ الخ (ج۶ ص۹۵) **واللّٰہ تعالیٰ اعلم.**

(۳) ان لوگوں پر توبہ و استغفار لازم ہے اور آئندہ اپنی اس قبیح حرکت سے باز رہیں اور اعلان کرنے والے سے معافی مانگیں کہ انہوں نے حق بات کہنے والے کو تکلیف پہنچائی۔

حدیث پاک میں ہے **عن انس بن مالک رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم من اذی مسلماً فقد اذانی من اذانی فقد اذی اللّٰہ** (المعجم الاوسط ج۴ ص۳۷۳ حدیث نمبر ۳۶۳۲)

(ترجمہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کسی مسلمان کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے

ایذا دی اس نے اللہ عز وجل کو ایذا دی۔

فتاویٰ رضویہ میں ہے بلا شبہہ علمائے اہلسنت پر اعانت سنت واہانت بدعت تحریراً وتقریراً بقدر قدرت فرض اہم واعظم ہے اور ہر موذی کو مسجد سے نکالنا بشرط استطاعت واجب اگر چہ زبان سے ایذا دیتا ہو۔ خصوصاً وہ جس کی ایذا مسلمانوں میں بد مذہبی پھیلانا اور اضلال واغوا ہو۔ (ج ۶ ص ۱۰۹) واللہ تعالیٰ اعلم.

(۴) کلمہ کفر بکنے والے پر توبہ وتجدید اسلام، تجدید نکاح وتجدید بیعت ضروری ہے اور اعلان کرنے والے پر کوئی گناہ نہیں بلکہ وہ تو مستحق اجر ہے کہ قرآن پاک اور احادیث مقدسہ کے احکام پر عمل کر رہا ہے ہاں اگر یہ احساس ہو کہ لوگوں کو وہابیوں، دیوبندیوں، رافضیوں کے کفری عقائد معلوم نہیں ہیں اور لاعلمی کی بناء پر یہ شرعی حدود کو تجاوز کر سکتے ہیں تو پہلے ان کی ذہن سازی کرنی چاہئے اور ان بد مذہبوں کے عقائد واحکام بتا کر انہیں مطمئن کرنا چاہئے کہ یہ کفار ہیں۔ ایسی صورت میں بغیر تفہیم کے اس طرح کا اعلان جب کہ عوام کے کفر میں پڑنے کا سبب ہو نہ چاہئے۔ پہلے ان کی تفہیم کریں پھر اعلان کریں۔

قرآن پاک میں ہے وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (سورۂ آل عمران آیت ۱۰۴)

(ترجمہ) اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہئے کہ بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم دیں اور بری بات سے منع کریں اور یہی لوگ مراد کو پہنچے۔

حدیث شریف میں ہے من رای منکم منکراً فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان. (مشکوٰۃ شریف ص ۴۳۶)

(ترجمہ) جو شخص کوئی بات خلاف شرع دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے روک دے اور اگر ہاتھ سے روکنے کی قدرت نہ ہو تو زبان سے منع کرے اور اگر زبان سے بھی منع کرنے کی قدرت نہ ہو تو دل

سے براجانے اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) نماز جنازہ میں بد مذہب وہابی دیوبندی شیعہ بوہری وغیرہم شریک ہوں تو نماز میں قطع صف کی وجہ سے نقص آئے گا۔ سوال میں مذکور فتاویٰ رضویہ کی عبارت نماز پنج گانہ کے تعلق سے ہے مگر یہی حکم نماز جنازہ کا بھی ہونا چاہئے کیونکہ یہ نماز بھی صف بہ صف پڑھنے کا حکم ہے تو جو حکم ایک جگہ صف کا ہے وہی حکم دوسری جگہ بھی ہوگا۔ اور قطع صف کا وبال امام اور سنی لوگوں پر ہے جب کہ بقدر طاقت ان کو نہ روکا ہو۔ ان پر توبہ واستغفار لازم۔ ورنہ ان پر کوئی گناہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۶) معذرت چاہنے والا توبہ کرے اور آئندہ بد مذہبوں سے میل جول نہ رکھنے کا وعدہ کریں۔

قرآن پاک میں ہے وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ص یعنی گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔ (پ۶ المائدہ آیت۲)

حدیث پاک میں ہے عن عبد اللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم من سلم علیٰ صاحب بدعة او لقیہ بالبشر او استقبلہ بما یسرہ فقد استخف بما انزل علیٰ محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم (کنزالعمال حدیث نمبر۱۲۶۲ ۲۵)

(ترجمہ) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کسی بد مذہب کو سلام کرے یا اس سے بکشادہ پیشانی ملے یا ایسی بات کے ساتھ اس سے پیش آئے جس میں اس کا دل خوش ہو تو اس نے اس چیز کی تحقیر کی جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اتاری گئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۷) محفل نکاح میں شریک سنی افراد پر اور نکاح پڑھانے والے پر اور سنی ولی پر بقدر استطاعت بد مذہبوں کو اپنی محفل سے الگ کرنا ضروری ہے۔ اس کے باوجود نہ جائیں تو ان پر کوئی وبال نہیں۔

فتاویٰ رضویہ میں ہے بدعتی مبغوض خدا ہے اور مبغوض خدا سے نفرت و دوری واجب ولہذا

قرآن مجید میں ارشاد فرمایا وَاِمَّا یُنْسِیَنَّکَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝ اور اگر شیطان تجھے بھلادے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ اور اسی لئے احادیث میں فرق باطلہ سے قرب واختلاط کا منع آیا۔ (ج ۳ ص ۲۹۳)

اور اگر بقدر طاقت ان کو اپنی محفل سے الگ نہ کیا تو سب گنہگار ہوئے توبہ کریں اور آئندہ ان سے الگ تھلگ رہنے کا عہد کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم.

کتبہٗ محمد محسن المصباحی

دارالافتا بمرکز تربیۃ الافتا اوجھا گنج

۱۵ ربیع الغوث ۱۴۳۳ھ

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم

محمد ابرار احمد الامجدی

خادم الافتا بمرکز تربیۃ الافتا اوجھا گنج بستی

۱۶ ربیع الغوث ۱۴۳۳ھ

دارالافتاء

(۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب

اللّٰھمّ ھدایۃ الحق والصواب

۱،۲۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر یعنی بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا وہ عظیم شئی ہے جس سے پروردگارعالم جل شانہ نے اس امت کی مدح فرمائی کہ " تم سب امتوں سے بہتر ہو جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں حکم دیتے ہو بھلائی کا اور منع کرتے ہو برائی سے اور ایمان لاتے ہو اللہ پر"۔

اہل سنّت کے علاوہ دیوبندی، وہابی، بوہری، رافضی جو بھی ضروریات دین کے منکر ہیں مرتد کافر ہیں ان سے مسلمانوں کے دین وایمان کی حفاظت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے اعلیٰ مراتب میں داخل ہے۔ ولہذا حسام الحرمین میں المستند۔

امام اہل سنّت سے ان فرقوں کی ان کے صریح کفروں پر تکفیر نقل کرنے کے بعد فرمایا "التنبیہ علیٰ ھٰذا من اھم المھام ان باتوں پر تنبیہ کرنا ان چیزوں میں تھا جو ہر مہم سے بڑھ کر مہم ہیں " ص ۹۱

نیز حسام الحرمین میں فرمایا " ویجب علی کل من قدر من المسلمین علی خذلانھم وقمع فسادھم ان یقوم بما استطاع من ذالک. " اور مسلمانوں میں جس سے ہو سکے کہ ان لوگوں کو مخذول کرے اور ان کے فساد کی جڑ اکھیڑے اس پر فرض ہے کہ اپنی حد قدرت تک اسے بجالائے۔

اسی میں ہے ویجب علیٰ کل مسلم التباعد عنھم کما یتباعد من الوقوع فی النار وعن الاسود الفاتکہ. ہر مسلمان پر ان سے دور رہنا فرض ہے جیسے آدمی آگ میں گرنے اور خوں خوار درندوں سے دور رہتا ہے (تقریظ ۱۶ ص ۱۴۸)

نیز حسام الحرمین تقریظ ۳ ص ۱۰۰ میں ہے "یجب علی کل مسلم التحذیر منھم والتنفیر عنھم وذم طریقتھم الفاسدۃ وآرائھم الکاسدۃ واھانتھم بکل

مجلس واجبة وهتك الستر عنهم من الامور الصائبة. ہر مسلمان پر واجب ہے کہ لوگوں کو ان سے ڈرائے اور ان سے نفرت دلائے اور ان کے فاسد راستوں اور کھوٹی رایوں کی مذمت کرے اور ہر مجلس میں ان کی تحقیر واجب ہے اور ان کی پردہ دری امور صواب سے ہے" اور امام اہل سنت قدس سرہ فرماتے ہیں "اپنے یہاں گناہ کرنے سے منع کرنا ہر شخص پر واجب ہے" فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۱۷ انصف آخر

تو اہل سنت کے جنازے یا محفل نکاح وغیرہ سے وہابی، رافضی وغیرہ بد مذہبوں مرتدوں کو دور کرنے کا اعلان اسی اصل کے تحت داخل ہے اور اسلاف کے سانحہ پر اعلان کی خاص اس صورت کا نہ پایا جانا کہ عدم حاجت یا عدم التفات وغیرہ کو محتمل ہے اس اعلان کے بُری بدعت ہونے کی دلیل نہیں ہوسکتا فتاویٰ امام اہل سنت میں ہے۔

امام بیہقی وغیرہ علماء حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں

المحدثات من الامور ضربان احدهما ما احدث مما يخالف كتاباً او سنةً او اثراً او اجماعاً فهذه البدعة الضلالة والثانی ما احدث من الخير ولا خلاف فيه لواحد من هذه وهی غير مذمومة. نوپیدا باتیں دو قسم کی ہیں، ایک وہ ہیں کہ قرآن یا احادیث یا آثار یا اجماع کے خلاف نکالی جائیں یہ تو بدعت و گمراہی ہے، دوسرے وہ اچھی بات کہ احداث کی جائے اور اس میں ان چیزوں کا خلاف نہ ہو تو وہ بری نہیں۔

امام علامہ ابن حجر عسقلانی فتح الباری شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں والبدعة ان كانت مما تندرج تحت مستحسن فی الشرع فهی حسنة وان كانت مما تندرج تحت مستقبح فی الشرع فهی مستقبحة والا فهی من قسم المباح. ج ۲۶ ص ۵۳۳. بدعت اگر کسی ایسی چیز کے نیچے داخل ہو جس کی خوبی شرع سے ثابت ہے تو وہ اچھی بات ہے اور اگر کسی ایسی چیز کے نیچے داخل ہو جس کی برائی شرع سے ثابت ہے تو وہ بری ہے اور جو دونوں میں سے کسی کے نیچے داخل نہ ہو تو وہ قسم مباح سے ہے۔

ایسے اعلان پر کسی کا کلمۂ کفر بکنا اس کا فعل خبیث ہے اور وہی اس کا ذمہ دار ہے اور اس پر

توبہ فرض۔ امام اہل سنت قدس سرہ فرماتے ہیں

"سنی مسلمانوں کو دین پر ایسا بودا اوچ اعتقاد نہ چاہئے کہ گناہ کی اجازت نہ ملے تو دین ہی سے پھر جائیں دین پر اعتقاد ایسا چاہیے کہ لاتشرک باللّٰہ وان حرقت اگر کوئی جلا کر خاک کر دے تو (بھی) دین سے نہ پھرے اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ وَمِنَ النَّاسِ مَن يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ نِاطْمَاَنَّ بِهٖ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ نِانْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ذٰلِكَ هُوَالْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ. (پ ۱۷ ع ۹ آیت ۱۱) کچھ لوگ کنارے پر کھڑے اللہ کو پوجتے ہیں اگر کوئی بھلائی پہونچی جب تو خوش ہیں اور کوئی آزمائش ہوئی تو الٹے منھ پلٹ گئے ایسوں کا دنیا و آخرت دونوں میں گھاٹا یہی صریح زیانکاری ہے" ج ۹ ص ۶۵ نصف آخر

نیز امام اہل سنت اس سوال پر کہ "ایک شخص نماز نہیں پڑھتا ہے لوگوں نے زبردستی نماز پڑھنے کو کہا اور اوس نے انکار کیا اس صورت میں انکار کرنے والے اور تاکید کرنے والے کے ایمان میں نقص آیا یا نہیں" جواب میں فرماتے ہیں "تاکید کرنے والے پر الزام نہیں اور انکار اگر یوں ہے کہ تیرے کہنے سے نہیں پڑھتا تو گناہ ہی ہے اور اگر فرضیت نماز سے انکار کرے تو کفر ہے" ج ۹ ص ۳۱۹ نصف آخر

ایسا اعلان کرنے والے پر انتشار کا الزام ہرگز نہیں ہوسکتا امام اہل سنت قدس سرہ فرماتے ہیں "بارہا مسئلہ حق بیان کرنے سے جاہلوں میں اختلاف پڑتا ہے اور احمق یا بددین لوگ اسے نفاق ڈالنا کہتے ہیں یہ وجہ الزام نہیں ہوسکتا ج ۳ ص ۲۴۴

حالات جو سوال میں درج ہیں وہ ایسے اعلان وغیرہ کی شدید حاجت شرعی بتاتے ہیں جس سے اہل سنت کے دین و ایمان کی حفاظت ہو ابھی حسام الحرمین سے گزرا کہ "ویجب علی کل من قدر من المسلمین علی خذلانهم وقمع فسادهم ان یقوم بما استطاع من ذالک . اور مسلمانوں میں جس سے ہوسکے کہ ان لوگوں کو مخذول کرے اور ان کے فساد کی جڑ اکھیڑے اس پر فرض ہے کہ اپنی حد قدرت تک اسے بجالائے۔

ویجب علی کل مسلم التباعد عنهم کما یتباعد من الوقوع فی النار وعن

الاسود الفاتکہ ۔ ہر مسلمان پر ان سے دور رہنا فرض ہے جیسے آدمی آگ میں گرنے اور خوں خوار درندوں سے دور رہتا ہے (تقریظ ۱۶ ص ۱۴۸)

"یجب علی کل مسلم التحذیر منھم والتنفیر عنھم وذم طریقتھم الفاسدة وآرائھم الکاسدة واھانتھم بکل مجلس واجبة وھتک الستر عنھم من الامور الصائبة۔ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ لوگوں کو ان سے ڈرائے اور ان سے نفرت دلائے اور ان کے فاسد راستوں اور کھوٹی رایوں کی مذمت کرے اور ہر مجلس میں ان کی تحقیر واجب ہے اور ان کی پردہ دری امور صواب سے ہے"

خلاصہ یہ کہ ایسے اعلان کو بری بدعت سمجھنا جہالت ہے یا گمراہی۔ اور بہر حال اس سے توبہ فرض۔

۲، ۵، ۷۔ امام اہل سنت فرماتے ہیں "رافضی وغیرہ بد مذہبوں میں جس کی بدعت حد کفر تک پہونچی ہو وہ تو مرتد ہے اوس کے ساتھ کوئی معاملہ مسلمان بلکہ کافر ذمی کے مانند بھی برتنا جائز نہیں مسلمانوں پر لازم ہے کہ اٹھنے بیٹھنے کھانے پینے وغیرہا تمام معاملات میں اسے بعینہٖ مثل سوئر کے سمجھیں" ج ۹ ص ۷۹ نصف اوّل

اور فرماتے ہیں "ان سے کسی قسم کا میل جول رکھنا گناہ ہے سب عذاب کے مستحق ہونگے" ج ۹ ص ۲۲۰ نصف اوّل

اور فرماتے ہیں "اپنے یہاں گناہ کرنے سے منع کرنا ہر شخص پر واجب ہے" ج ۹ ص ۱۷۱ نصف آخر

اور حسام الحرمین میں فرمایا "ہر مسلمان پر ان سے دور رہنا فرض ہے جیسے آدمی آگ میں گرنے اور خوں خوار درندوں سے دور رہتا ہے" (تقریظ ۱۶ ص ۱۴۸) تو جو انہیں جنازے میں یا محفل نکاح میں شریک کرتے ہیں یا انکی شرکت کی حمایت کرتے ہیں یا ان کا شریک ہونا چاہتے ہیں سب گناہ واستحقاق عذاب میں گرفتار ہوتے ہیں اور اس سبب سے کوئی بندۂ خدا ایسی محفل میں شرکت سے اجتناب کرے تو ہرگز بیجا نہیں امام اہل سنت فرماتے ہیں "جو ایسے جلسوں میں نہ جانے کا التزام کرے شرعاً محمود ہے" ج ۹ ص ۱۷۲ نصف آخر

جس شریعت میں کافروں سے یونہی دوری کا حکم دیا اور ''علماء نے فرمایا ان کے محلّہ میں ہو کر نکلے تو جلد لمکتا ہوا گزر جائے'' ج ۹ ص ۹۹ نصف آخر

تو نماز جنازہ جو کہ میت کے لئے بارگاہ الٰہی میں دعائے مغفرت ہے اس میں کافروں سے دوری شرع کو کس درجہ مطلوب ہوگی۔

۳۔ بلا وجہ شرعی کسی سنی المذہب کی تحقیر کرنا جائز نہیں کہ اس میں مسلمان کی ناحق ایذا ہے اور مسلمان کی ناحق ایذا خدا اور رسول کی ایذا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من اٰذیٰ مسلماً فقد اٰذانی ومن اٰذانی فقد اٰذی اللّٰہ جس نے کسی مسلمان کو ناحق ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ عزّ وجلّ کو ایذا دی ج ۹ ص ۱۳۸ نصف اول

'' مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من اذل عندہ مومن فلم ینصرہ وھو یقدر علی ان ینصرہ اذلہ اللّٰہ علی رؤس الاشھاد یوم القیامۃ یعنی جس کے سامنے کسی مسلمان کی تذلیل ہو اور وہ باوصف قدرت اس مسلمان کی حمایت میں نہ اٹھے حق جل و علا اسے قیامت کے دن برملا ذلیل ورسوا فرمائیگا''

اس حدیث پاک کو نقل کرنے کے بعد امام اہل سنت قدس سرہ فرماتے ہیں'' جب مسلمان کو رسوا کئے جانے پر خاموش رہنا ایسے دردناک عذاب کا باعث ہے تو اندازہ کرنا چاہئے کہ خود اپنے سے مسلمان کو رسوا کرنا کس قدر عذاب اور غضب رب الارباب کا باعث ہوگا۔ خدا کی پناہ'' مترجماً ج ۹ ص ۲۱ نصف اول۔

''سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تقربوا الی اللّٰہ ببغض اھل المعاصی والقوھم بوجوہ مکفھرۃ والتمسوا رضا اللّٰہ بسخطھم وتقربوا الی اللّٰہ بالتباعد عنھم.

اللہ تعالیٰ کی طرف تقرب کرو اہل معاصی کے بغض سے اور ان سے ترش روئی کے ساتھ ملو اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی ان کی خفگی میں ڈھونڈو اور اللہ کی نزدیکی ان کی دوری سے چاہو''

بعد نقل امام اہل سنت فرماتے ہیں'' کافروں سے بڑھ کر اہل معاصی کون ہیں جو سراپا معاصیت ہیں اوران کے پاس حسنہ کا نام ہونا محال ''ج ۹ ص ۱۳ نصف اول

۶۔ فتاوی الحرمین میں ہے''رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

''جو کسی بد مذہب سے اسے دشمن ٹھہرا کر منھ پھیرے اللہ تعالیٰ اس کا دل امان وایمان سے بھر دے اور جو کسی بد مذہب کو جھڑ کے اللہ تعالیٰ اسے اس بڑی گھبراہٹ کے دن امان دے اور جو کسی بد مذہب کی تذلیل کرے اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے سو درجے بلند فرمائے اور جو کسی بد مذہب پر سلام کرے یا اس سے خوشی کے ساتھ ملے یا اس کے سامنے ایسی بات کرے جس سے اس کا دل خوش ہو اس نے ہلکی جانی وہ چیز جو اتاری گئی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر'' ص ۱۸۶۔

کتبہٗ

الفقیر محمد کوثر حسن السنی الحنفی القادری الرضوی غفرلہٗ

۱۷رشعبان المعظم ۱۴۳۲ھ بروز چہارشنبہ مطابق ۲۰رجولائی ۲۰۱۱ء

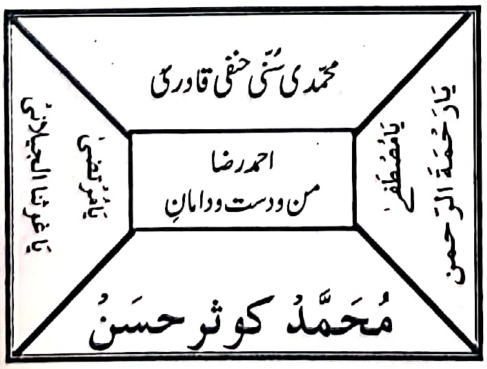

٧٨٦/٩٢

تصدیقات

الجواب صحیح وصواب والمجیب نجیح ومثاب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

عبید المصطفیٰ اشرف رضا قادری مفتی وقاضی ادارۂ شرعیہ مہاراشٹر ممبئی ۸

۱۴ر جمادی الاولیٰ ۱۴۳۳ھ ۶ر اپریل ۲۰۱۲ء شب شنبہ

M. ASHRAF RAZA QADRI
MUFTI QAZI IDARAH SHARIAH MAHARASHTRA
43, Sofia Zuber Road, Tijukaya Building,
1st Flr., R. No. 18, New Nagpada,
Mumbai-400 008. M. 9324315915

سنی حنفی قادری رضوی
دامان مصطفیٰ رہنما
من و دست
عبید المصطفیٰ محمد اشرف رضا عفی عنہ

دار الافتاء
ادارۂ شرعیہ مہاراشٹر ممبئی

٧٨٦/٩٢

الجواب صحیح والمجیب الفاضل نجیح واللہ تعالیٰ اعلم

محمد فروغ مشاہد رضا مصباحی خادم الافتاء رضوی امجدی دار الافتاء

۵۰ قاضی اسٹریٹ ممبئی ۳

۵ر جمادی الاولیٰ ۱۴۳۳ھ

رضوی امجدی
دار الافتاء
زیر اہتمام بزم انجمن رضا ۵۰ نیو قاضی اسٹریٹ ممبئی ۳

٧٨٦/٩٢ الجواب صحیح والمجیب مصیب نعیم اختر غفرلہ

خادم الافتاء سنی دار العلوم محمدیہ محمد علی روڈ ممبئی ۳

۱۸ر جمادی الاولیٰ ۱۴۳۳ھ ۱۱ر اپریل ۲۰۱۲ء

MUFTI NAEEM AKHTAR AZMI ★ SUNNI DARUL ULOOM MOHAMMEDIYA ★
MINARA MASJID,
MOHD. ALI ROAD,
MUMBAI-400 003.

DARUL AFTAH SUNNI DARUL ULOOM MOHAMMEDIYA
دار الافتاء
سنی دار العلوم محمدیہ
محمد علی روڈ، ممبئی ۳
M. Ali Rd., Minara Masjid, Mum-3.